سلسلہ نمبر: ۱۴

مثالی خاتون

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم
مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ

الجامعة البنورية العالمية
سائٹ کراچی پاکستان فون 021-32575229 - 021-32575228

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مثالی خاتون

عورت اعلیٰ شرافتوں کا مجسمہ ہے، عورت نہ ہوتی تو اس عالم رنگ و بو کی تصویر بے رنگ اور کسی قدر بے نور نظر آتی۔ یہاں انسانیت ہوتی نہ شرافت، علم ہوتا نہ ہنر، ادب ہوتا نہ تہذیب۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کی تخلیق فرما کر زندگی کو معنویت اور زیبائی عطا کر دی۔

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔

(سب برکت والے ہیں اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ نے عورت کو عظمت بخشی لیکن جاہل انسانوں نے اس کو لہو ولعب کا کھلونا بنادیا، اس کی بدترین توہین کی اور اس پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ تاریخ کے اوراق دیکھئے، ہر عہد کی عورت کیسے کیسے مصائب و مشکلات جھیلتی رہی اور کتنی بے دردی سے کیسی کیسی پستیوں میں پھینک دی گئی۔

یونان وہ پہلی سر زمین ہے جہاں سب سے پہلے عورت کو نیلام کا مال بنایا گیا اور خوبصورت پتھروں کے عوض عورت کی خرید و فروخت ہونے لگی۔ مصر میں عورتیں دریائے نیل کی بھینٹ چڑھائی جاتی تھیں، ہندوستان میں عورت کو پاؤں کی جوتی کہا جاتا تھا، بیٹیاں والدین کی وراثت سے محروم رکھی جاتی

تھیں۔ بیواؤں کو منحوس سمجھا جاتا تھا۔ شوہر مر جاتے تھے تو ان کے ساتھ ان کی جیتی جاگتی بیواؤں کو بھی جلادیا جاتا تھا۔ آج بھی ہندوستان میں گاہے گاہے بیواؤں کو زندہ حالت میں جلانے کے واقعات اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ اسی طرح جزیرۂ نمائے عرب میں بیٹیاں پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردی جاتی تھیں۔

یہی احوال و ظروف تھے جب ساتویں صدی عیسوی میں اسلام کا ابر رحمت برسا تو عورت کی حیثیت یکدم بدل گئی۔ محسن انسانیت جناب رسول اللہ ﷺ نے انسانی سماج پر احسان عظیم فرمایا، عورتوں کو ظلم، بے حیائی، رسوائی اور تباہی کے گھڑے سے نکالا، انھیں تحفظ بخشا، ان کے حقوق اجاگر کیے۔ ماں، بہن، بیٹی، اور بیوی کی حیثیت سے ان کے فرائض بتلائے اور انھیں گھر کی ملکہ بنا کر عزت واحترام کی سب سے اونچی مسند پر فائز کردیا۔

آج مغربی تہذیب کا شیطانی چلن عروج پر ہے۔ میڈیا نے اس لعنت کو عام کردیا ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کو بھول گئے ہیں۔ گھر گھر ٹیلی ویژن پر ڈراموں اور فلموں کی صورت میں حیا کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ مسلمانوں کا معاشرہ انتہائی پستی اور زوال کا شکار ہوگیا ہے۔ بنات امّت کو اس فتنے سے خبردار رہنا چاہیے۔ مغربی تہذیب نے عورت کی عزت اور وقار کو جس طرح خاک میں ملایا ہے اس کے تباہ کن نتائج سے آج خود امریکہ اور یورپ کے دانشور بھی

پریشان نظر آتے ہیں۔

امریکہ کے سابق صدر بل کلنٹن کی اہلیہ ہیلری کلنٹن جو بہت پڑھی لکھی خاتون ہیں، بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دورِ اقتدار میں پاکستان آئیں، یہاں انھوں نے کالج کی طالبات کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ مغربی تہذیب کے سنگین نقصانات کا اعتراف موصوفہ کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

You are lucky that you have only one beg. In united states of America school girls have to carry two begs, .one for books and one for child

یعنی آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ اسکول آتی ہیں تو صرف ایک بستہ لاتی ہیں۔ امریکہ میں اسکول کی بچیوں کو دو بستے لانے پڑتے ہیں۔ ایک کتابوں کے لیے اور دوسرا اپنے بچے کا!...

فَاعْتَبِرُوْا یَا أُولِی الْاَبْصَارِ!

ہمارے ہاں جو حلقے مغربی تہذیب کے گن گاتے ہیں انھیں امریکہ کی صفِ اول کی اس دانشور خاتون کے اعتراف حقیقت سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

اسلام اس دنیا میں جن مقاصد جلیلہ کے لیے آیا ہے، ان میں ایک اہم ترین مقصد عفت اور پاک بازی کی تعلیم ہے۔ امت مسلمہ کی بیٹیوں کو عزم راسخ

کے ساتھ بصیرت کی روشنی میں فیصلہ کرنا چاہیے کہ آپ زندگی کی گیلی مٹی کو کس سانچے میں ڈھالیں گی؟ مغربی تہذیب کے اس سانچے میں جو پوری دنیا کے مسلمانوں کا خون چوس رہی ہے یا اس اعلیٰ وارفع دینی تعلیم کے سانچے میں جس نے سیدہ خدیجہ، سیدہ عائشہ، سیدہ فاطمہ، سیدہ خنساء رضی اللہ عنہن جیسی عالی مقام خواتین کی سیرت و کردار کے بے مثل نمونے درخشاں کردیے تھے؟

اس مضمون میں دار صل انھی خوبیوں کا تعارف اور تشریح ہے جنھوں نے عورت کی تقدیر بدل کر اسے عظمت کی معراج پر پہنچا دیا تھا۔ آج بھی اگر امت مسلمہ کی بیٹیاں ان خوبیوں کو اپنی زندگیوں میں جگہ دیں تو یقینا وہ اپنے کھوئے ہوئے وقار و عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

مثالی خاتون حدیث رسول ﷺ کے آئینے میں:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النِّسَاءِ تَسُرُّكَ إِذَا أَبْصَرْتَ وَتُطِيْعُكَ إِذَا أَمَرْتَ وَتَحفَظُ غَيْبَتَكَ فِي نَفْسِهَا وَمَالِكَ۔

ترجمہ: رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین عورت (بیوی) وہ ہے کہ جب تم اس کی طرف دیکھو تو وہ تمہیں خوش کردے۔ جب تم اسے کسی کام کا حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے اور تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے۔ (مجمع الزوائد)

افضل عورت کون؟

ہر مسلمان عورت کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اور معزز خواتین میں شامل ہو جائے۔ یہ تمنا کس طرح پوری ہو سکتی ہے؟ اور بہترین عورتوں کی صفات کیا ہیں جن کو اپنا کر ایک عورت بہترین بن سکتی ہیں؟

ان دونوں سوالوں کا مفصّل جواب دینے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بہترین عورت وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور اسے اپنی خصوصی رحمتوں اور محبتوں سے نواز دے۔ اس طرح اسے دنیا میں راحت واطمینان حاصل ہو جائے اور وہ آخرت میں جنت الفردوس اور ابدلی نعمتوں سے فیض یاب ہو سکے جہاں اس کی جوانی ختم ہو گی نہ وہ کبھی بیمار ہو گی۔ نہ اکتاہت ہو گی اور نہ کبھی کوئی دکھ اور غم قریب پھٹکے گا۔

وہ کیسی شاندار اور پر لطف زندگی ہو گی اور کیسی بے مثال ابدی خوشی بختی ہو گی! وہاں کی نعمتیں ایسی لاثانی ہوں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سُنا اور نہ کسی شخص کے دل میں کبھی اس کا تصوّر آیا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ، حقیقی سعادت مندی اور دائمی خوش بختی تلاش کرنے والی ہر عورت کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ ہر وہ عورت جو دنیوی زندگی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے وہ آنحضرت ﷺ کے بیان

کردہ اصولوں پر چل کر سعادت مندی حاصل کر سکتی ہے۔

مثالی عورت بننے کے سنہرے اصول:

اسلام میاں بیوی کے تعلق کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اور اسے نہایت مضبوط اور پائیدار بنانے کا خواہشمند ہے کیونکہ خاندان کی یکجہتی اور اتحاد کا انحصار اسی تعلق کی مضبوطی پر ہے اور خاندان کے باہمی اتحاد و اتفاق ہی سے عزت و احترام کے لائق نسل پیدا ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو عورت نبی کریم ﷺ کے بیان کردہ اسباب کو مضبوطی سے تھام لے گی وہ اپنے گھر کو خوشی اور مسرتوں کا مرکز بنادے گی اور اپنے خاوند کے ساتھ نہایت خوش و خرم زندگی بسر کرے گی۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ ان اسباب کو اختیار نہ کرنے کی صورت میں عورت کو غم اور تکالیف کی تلخی جھیلنا پڑے گی اور اس کا گھر دکھوں اور غموں کی آماجگاہ بن جائے گا لہٰذا ان اسباب پر اچھی طرح غور کر کرنے کی ضرورت ہے۔

(1) شوہر کو خوش کرنے والی عورت:

پہلی بات جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت کو اپنے خاوند کی محبت حاصل کرنی چاہیے اور دونوں کے درمیان ہم آہنگی ہونی چاہئے۔ عورت کو چاہیے اپنے ظاہری حسن و جمال کے اہتمام کے لیے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ جائز اشیاء، مثلاً مہندی اور سرمہ لگانا چاہیے اور

زیورات پہننے چاہئیں کیونکہ بہترین عورت وہ ہے جس کی طرف اس کے خاوند کی ایک نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں سے خوشی جھلکنے لگے۔

آدمی حصول معاش کے لیے گھر سے باہر نکلتا ہے تو وہ محنت کے باعث جسمانی اور ذہنی طور پر تھک جاتا ہے اور بڑی شدت کے ساتھ گھر لوٹنے کا انتظار کرتا ہے تاکہ تھکاوٹ سے چور جسم کو کچھ آرام و سکون مل سکے۔ لہٰذا جب وہ دن بھر کی مشقت کے بعد گھر میں داخل ہوتا ہے اور اپنی بیوی کے برتاؤ میں کوئی خوش کن پہلو نہیں دیکھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی اپنے خاوند سے تعلقات کے پہلے ہی مرحلے میں ناکام ہوگئی ہے تو خاوند یقیناً گھٹن اور تنگی محسوس کرے گا اور اس کا اظہار مختلف طریقوں سے کرے گا۔ کبھی کسی بات پر خفا ہوگا اور کبھی کسی کام پر ناراضگی کا اظہار کرے گا۔

اس کے برعکس جب وہ گھر واپس آنے پر اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھے جس سے وہ خوش ہو جائے اور اس کا دل خوشیوں سے بھر جائے تو وہ بہت جلد ذہنی پریشانیوں اور جسمانی تھکاوٹ کو بھول جاتا ہے، لہٰذا بیوی سے خاوند کی محبت بڑھنے کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ خاوند جب بیوی کی طرف دیکھے تو اسے مسرور کر دے۔

ایک عقلمند بیوی خاوند کے گھر آنے سے پہلے اپنی حالت کا جائزہ لیتی ہے اور اپنے دل سے پوچھتی ہے کہ اس کا خاوند اس کو ایسی حالت میں دیکھ کر خوش

ہو گا کہ نہیں؟

ہر عورت اس سوال کا جواب جانتی ہے، بلاشبہ انسان فطرتاً خوبصورت چیزوں سے محبت کرتا ہے البتہ جس نے اپنی فطرت مسخ کی ہو وہ خبیث اور قبیح چیزوں کے حصول میں لگا رہتا ہے۔

جب خاوند اپنے گھر میں داخل ہو کر اپنی بیوی کو حسین و جمیل صورت میں دیکھتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے محبت اور اس کی طرف رغبت محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا بیوی کو چاہیے کہ وہ گھریلو کام کاج مثلاً، کھانا پکانے، کپڑے دھونے یا صفائی ستھرائی وغیرہ کو خاوند کی آمد سے پہلے نمٹا دے، اگرچہ اس کے لیے انھیں کچھ زیادہ محنت کرنی پڑے گی اور اضافی تھکاوٹ بھی برداشت کرنی ہو گی۔ اگر وہ ایسا کرلیں تو اس اضافی محنت اور مشقت کا صلہ انھیں بہت خوشگوار ملے گا۔

خاوند کو اگر گھر میں خوشی نصیب نہ ہو تو اس پر شیطان کے وسوسے بہت جلد غلبہ پالیتے ہیں۔ اور شیطان لعین راہ چلنے والی عورتوں کو خاوند کے سامنے مزین کر کے بیوی کو خاوند کی نظروں سے گرا دیتا ہے۔

بیوی کو چاہیے کہ جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اسے بیوی کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نظر آنی چاہیے۔ مسکراہٹ ایک ایسی چیز ہے جس پر نہ پیسہ خرچ ہوتا ہے نہ وقت، لیکن یہ گھر کو خوشیوں سے بھر دیتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو دن بھر محنت و مشقت کے بعد خاوند کو حاصل ہونے والا سب

سے زیادہ راحت بخش پہلو ہوتا ہے۔ بیوی کی یہ مسکراہٹ اس کے لیے آخرت میں بھی نیکیوں کا باعث بن جائے گی کیونکہ مسکراہٹ کو آنحضرت ﷺ نے صدقات میں سے شمار کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر تیرا مسکرانا بھی صدقہ ہے۔

حضرت عروہ بن زبیرؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے: اے میرے پیارے بیٹے! تمہارا چہرہ ہمیشہ کھلا رہنا چاہیے اور تمہیں ہمیشہ پاکیزہ بات کرنی چاہیے پھر تم لوگوں کے نزدیک انہیں انعامات و عطیات دینے سے زیادہ محبوب بن جاؤ گے۔

اسی طرح شوہر کی نظر میں بیوی کے چہرے پر خوبصورت تاثرات اس کے خوبصورت لباس اور زیوارت سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں، خاوند جب بیوی کی طرف دیکھتا ہے تو بیوی کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ اور خواش گوار تاثرات اس کے ذہن پر بہت اچھے اثرات چھوڑتے ہیں۔ لہٰذا بیوی کو چاہیے کہ اپنی زندگی کو خندہ پیشانی اور خوشی سے لبریز کرے، چہرے کی یہ شگفتگی خاوند کو خوش کرتی ہے جس سے گھر میں خوشی کے چراغ روشن ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ عورت کی خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کا سب سے زیادہ حقدار اس کا شوہر ہے۔

(2) خاوند کی فرمانبرداری:

ہر خاوند دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں خوشی کا راج ہو اور اس کے گھر کے افراد میں باہمی خوشیوں اور شادمانیوں کا بسیرا ہو۔ لیکن وہ چیز جو اس خوشی کو غارت کر دیتی ہے اور غموں کو دعوت دیتی ہے وہ عورت کا اپنے خاوند کی نافرمائی کرنا ہے۔ جب عورت یہ سمجھنے لگتی ہے کہ وہ خاوند کے ہم پلّہ ہے یا اس سے بہتر ہے، اسی طرح اپنی رائے کو اہم سمجھتی ہے اور خاوند کی اطاعت صرف ان امور میں کرتی ہے جو اس کی مرضی اور خواہش کے موافق ہوں تو ایسی بیوی اپنے اس انداز فکر سے اپنا گھر برباد کر لیتی ہے، ہنستے بستے گھر کو اجاڑ دیتی ہے اور اگر اولاد ہو تو اسے آوارہ اور گنوار بنا دیتی ہے۔

ایک عقلمند اور ذہین عورت وہ ہے جو اپنے گھر میں جھگڑے کا سبب اور اس کی بربادی کا سبب بننے والی چیز کو پہلے سے بھانپ لیتی ہے۔ جس بات سے اس کا خاوند خفا ہو اس گریز کرتی ہے۔ اگر عورت اس شعور سے بہرہ ور نہ ہو اور اپنے خاوند سے اس کا رویہ ہمسروں جیسا ہو تو وہ اپنی ازدواجی زندگی کی نعمت کو عذاب میں بدل ڈالتی ہے۔

شادی ایک عظیم حکمت، نہایت بلند پایہ سماجی مقصد اور بقائے نسل کا وسیلہ ہے۔ یہ عبادات میں سے ایک اہم عبادت ہے جس کے ذریعے مسلمان مرد و عورت کو اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہے، لہذا یہ کہنا درست

ہے کہ شادی مرد اور عورت پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔

اسلام میں شادی کا اصل مقصد میاں بیوی کے درمیان باہمی محبت، الفت اور ایثار و قربانی کے جذبات پیدا کرنا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط إِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (الروم)

ترجمہ: اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ایک (نشانی) ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہارے ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی، بلاشبہ ان میں ان لوگوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اس محبت و الفت کو قائم و دائم رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق مقرر فرمائے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ۔ (البقرة)

ترجمہ : اور دستور کے مطابق عورتوں کے مردوں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر ہیں اور مردوں کے لیے ان پر ایک درجہ اور فضیلت ہے۔

اسلام میں عورت کے لیے بہت سارے حقوق ہیں جنہیں ادا کرنا شوہر کا فرض ہے۔ اگر وہ یہ حقوق ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نافرمان اور گناہ گار شمار ہو گا۔

یہاں ہم خاوند کے بیوی پر حقوق میں سے ایک کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ اس حق کی ادائیگی سے بیوی جنت کی حق دار بن سکتی ہے۔ وہ حق یہ ہے کہ عورت کو ہمیشہ اپنے خاوند کی اطاعت کرنی چاہیے۔ خاوند کی اطاعت ازدواجی زندگی کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ خاوند کو جس قدر اس بات کا احساس ہو گا کہ بیوی اس کا یہ عظیم حق بخوبی پورا کر رہی ہے اسی قدر وہ بیوی کی قدر دانی کرے گا اور اس کے دل میں بیوی کی محبت بڑھے گی۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے مومن عورتوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ جنت کا راستہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد خاوند کی اطاعت سے شروع ہوتا ہے۔

حضرت حُصَین بن مُحصَن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی اپنے کسی کام سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ جب وہ

اپنے کام سے فارغ ہو گئی تو نبی ﷺ نے فرمایا (اَذَاتُ زَوجٍ اَنْتِ) ”کیا تم شادی شدہ ہو؟“ انھوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے پوچھا: (کیف اَنْتِ لَہٗ؟) ”تمہارا اس کا ساتھ سلوک اور رویہ کیسا ہے؟“ انھوں نے عرض کیا میں اس کی خدمت اور اطاعت گزاری میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی، سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ آپ انے فرمایا:

(فَانْظُرِیْ أَیْنَ أَنْتِ مِنْہُ؟ فَإِنَّمَا ہُوَ جَنَّتُکِ وَنَارُکِ)

”اچھا یہ بتاؤ کہ تم اس کی نظر میں کیسی ہو؟ کیونکہ بے شک وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے“۔ (مسند احمد)

رسول اللہ اکا یہ فرمان قابل غور ہے کہ:

(هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ)

”وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے“

یعنی اگر تم اس کی اطاعت کرو گی تو تمہارے لیے جنت میں جانے کا سبب بن جائے گا۔

اسی طرح صحابیہؓ کا یہ قول بھی آج کی عورت کے لیے مشعل راہ ہے کہ ”میں اس کی اطاعت اور خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی“۔

عورت کو اپنے شوہر کی رضا کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ شوہر کو راضی کرنا اور اس کی دلجوئی کرنا ان امور میں سے ہے جن کا ہر مرد اپنی بیوی سے

طلب گار رہتا ہے۔

شوہر اور بیوی کے درمیان اختلاف رائے کا پیدا ہو جانا طبعی امور میں سے ہے۔ بیوی کی ذمہ داری ہے کہ وہ جھگڑے کو رفع کرنے کی کوشش کرے اور صلح کے لیے ہر ممکن اور موئثر طریقہ اختیار کرے۔ یہ یقینا ممکن ہے کہ درست مؤقف بیوی کا ہی ہو لیکن بیوی کو یہ احساس کرنا چاہیے کہ شوہر کسی ایسی حکمت کی وجہ سے بیوی کی تائید نہ کر رہا ہو جو بیوی کو معلوم نہیں۔ اس قسم کے مواقع پر خاوند کے غصے اور جوش کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہ شریک حیات ہے جس سے بیوی لا تعلق نہیں رہ سکتی۔

جب بیوی خاوند کی اطاعت گزار بن جاتی ہے اور اس کا حکم بجا لاتی ہے تو پھر وہ بھی خاوند سے اپنی ہر خواہش اور آرزو پوری کرانے پر قادر ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی بیوی یہ چاہتی ہو کہ اس کا شوہر اُسے خوش و خرم رکھے اور زندگی کی خوشیوں سے مالامال کر دے تو وہ تب اپنی اس خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتی ہے جب وہ اپنے شوہر کا دل موہ لے۔ پھر یقینا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گی۔

(3) جنتی عورت کی صفات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے لیے چند ایسی اعلیٰ صفات بیان فرمائی ہے جن کو اختیار کر کے وہ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ تْ۔(مسند احمد)

ترجمہ: ''جب عورت پانچ نمازیں (باقاعدگی سے) ادا کرلے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں بر داری کرے تو وہ (قیامت کے روز) جنت کے جس دروازے سے چاہے گی، داخل ہو جائے گی''۔

معلوم ہوا خاوند کی اطاعت ان اسباب میں سے ایک سبب ہے جو بیوی کو جنت میں داخل کرا دیتی ہے۔

(4) خاوند کی عدم موجودگی میں عفت و عصمت کی حفاظت:

مسلمان عورت کا اپنے خاوند پر یہ حق ہے کہ وہ اسے بد دیانت نہ سمجھے اور اس کی خامیوں اور لغزشوں کی ٹوہ میں نہ رہے۔ اس کے بر عکس خاوند کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عدم موجودگی میں عفت و عصمت کی حفاظت کرے۔

اسلام میں بیوی کو خاوند کی عدم موجودگی میں بغیر ضرورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے جب تک خاوند گھر سے باہر قدم رکھنے کی اجازت نہ دے بیوی کو باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

جب بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے اور شوہر کو عدم موجودگی کی وجہ سے اس کا علم نہیں ہوتا تو بیوی گناہوں میں مبتلا ہونے اور اپنی عفت و عصمت کو ضائع کرنے کے خطرے سے دوچار ہوتی ہے۔

بلاشبہ ایک مثالی عورت ہمہ وقت یہ خیال رکھتی ہے کہ جس قدر وہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے گی اسی قدر اسے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی اور اس کا خاوند اس سے پیار اور محبت سے پیش آنے کے ساتھ ساتھ اس کی فضیلت کا معترف ہوگا۔

وہ عورت جو خاوند کے ساتھ بددیانتی کرتی ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اپنی عفت و عصمت کا سودا کرتی ہے وہ اپنے رب کو روزِ قیامت کیا جواب دے گی؟ جو ہر آن اس کی نگرانی کررہا ہے اور اس کا ہر عمل نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور قیامت کے دن اسے سب کے سامنے کھول کردیا جائے گا۔

عفت و عصمت کا مطلب یہ ہے کہ بیوی شوہر کی غیر موجودگی میں کسی اجنبی کو اپنے گھر میں داخل تک نہ ہونے دے۔

(5) امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کے نزدیک ایک بہترین عورت کی خوبیاں

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: مثالی عورت کی خوبیاں یہ ہیں کہ مسلمان ہو، عقل مند، شرم و حیا کی پیکر، سنجیدہ اور باوقار، نرم خو، اپنے شوہر سے زیادہ

محبت کرنے والی، زیادہ بچے پیدا کرنے والی، مصائب و آلام میں خاوند کی مدد گار اور خاوند کو مشکلات کے حوالے نہ کرنے والی ہو لیکن ایسی عورتیں بہت کم ہیں۔ (بھجۃ المجالس)

(6) امیر المؤمنین حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ

کے نزدیک افضل عورت کے اوصاف

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ بہترین عورت وہ ہے جس کی مہک خوشگوار ہو، کھانا پاکیزہ ہو، خرچ کرے تو میانہ روی اختیار کرے، سنبھال کر رکھے تو بھی میانہ روی کو ہاتھ سے نہ جانے دے، ایسی عورت اللہ تعالیٰ کے کارکنوں میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارکن کبھی ذلیل، رسوا اور نامرادار نہیں ہوتا۔ (بھجۃ المجالس)

(7) بہترین عورت کی خصوصیات:

☆ بے شک بہترین عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو یہ احساس دلادے کہ وہ اس کے نزدیک بہت عظیم ہے اور اسے اپنے خاوند کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح زندہ رہنے کے لیے اسے کھانے پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ بہترین عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے حقوق کی پاسداری کرے اور اسے خاوند کی کسی تنبیہ اور وضاحت کی ضرورت پیش نہ آئے۔

☆ ایک بہترین عورت میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذہانت اور

ہوشیاری سے خاوند کے اندر پائی جانے والی بشری کمزوریوں پر قابو پالیتی ہے۔

☆ اچھی بیوی کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ خاوند سے ہونے والی غلطی کی اصلاح کے لیے مناسب وقت اور موثر طریقہ اختیار کرتی ہے۔

☆ بہترین بیوی کشادہ دل ہوتی ہے۔ وہ خاوند کی بے شمار خامیوں اور عیوب کو حتی الامکان نظر انداز کر دیتی ہے۔

☆ عقلمند بیوی وہ ہوتی ہے جو خاوند کے پسندیدہ امور پورے کرنے کے لیے بھرپور کوشش کرتی ہے، اگرچہ اسے طبعًا وہ امور پسند بھی نہ ہوں لیکن وہ خاوند سے اظہار محبت کے لیے خاوند کی پسند کو اپنی پسند پر مقدم کرتی ہے۔

☆ اچھی بیوی ہمیشہ میاں بیوی کے درمیان ہونے والے اختلاف کے بعد اپنا محاسبہ کرتی ہے اور لڑائی جھگڑے کی نوبت تک پہنچانے والے اسباب پر غور کرتی ہے اس طرح وہ اپنے عیوب اور غلطیوں پر مطلع ہونے کی کوشش کرتی ہے۔

ایک سبق آموز واقعہ:

جب اسماء بن خارجہ نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو رخصت کرنے سے پہلے اس کے پاس گئے اور کہنے لگے: پیاری بیٹی! اگرچہ تمہیں ازدواجی آداب سکھانے کا حق عورتوں ہی کو زیادہ ہے (مگر ان کی غیر موجودگی میں اب مجھے ہی یہ فرض ادا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ) تمہیں آداب سکھانا نہایت ضروری ہے۔

پیاری بیٹی ! اپنے خاوند کی لونڈی اور خادمہ بن کر رہنا، اس طرح وہ تمہارا غلام اور خادم بن جائے گا۔ اس سے اتنی قریب نہ ہونا کہ وہ تم سے اُکتا جائے یا تم اس سے اُکتا جاؤ اور اس سے اتنی دور بھی نہ رہنا کہ تم اس کے لیے بوجھ بن جاؤ۔

اس واقعہ میں ہر بیوی کے لیے نہایت قیمتی سبق ہے۔ اس کو دستور العمل بنانا چاہیے۔ یہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر میں پیدا ہونے والی ہر مشکل کا حل حکمت و دانائی سے نکالے تاکہ اس کا گھر آباد رہے اور بربادی سے محفوظ رہے۔

ہر مسلمان عورت کو قرآن حکیم میں موجود بہترین عورت بنانے والی صفات پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ قرآن مجید ہمارے لیے ابدی ہدایت، دستور حیات اور فرقان حمید ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ارشادات، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ، سلف صالحینؒکے فرامین کی روشنی میں بہترین عورت کے اوصاف پر غور کرنا چاہیے۔ اور پھر اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کے اندر یہ خوبیاں اور صفات ہیں کہ نہیں۔ اگر کسی عورت کے اندر یہ صفات موجود ہیں تو اُسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے محض اپنی توفیق سے نوازا اور اگر ان صفات سے محروم ہے تو انہیں ان صفات کو اختیار کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سعادت مند خواتین کے زمرے میں شامل ہو۔

ایک مسلمان عورت کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مغرب و یورپ سے بلند ہونے والے حقوقِ نسواں کے نعرے اس کی دنیا و آخرت کو برباد کرنے والے ہیں، کیونکہ یہ لوگ عورت سے اس کی عفت و پاک دامنی اور شرف و حیا کا زیور چھین کر اسے جوہر نسوانیت سے محروم کرنا اور جنسِ بازار بنانا چاہتے ہیں۔ میڈیا میں ٹاک شوز اور ڈراموں، فلموں کے زریعے مسلمان عورت میں بغاوت کے جذبات پیدا کرنے اور اسے چراغ خانہ کی بجائے شمع محفل بنانے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں، مسلمان خواتین کو ان پروپیگنڈوں سے بچنے کی ازحد ضرورت ہے۔ اسی طرح وہ اپنے گھر کو جنت نظیر بنا سکتی ہیں ۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کیے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور در در دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً للہ امت کی اصلاح مطلوب ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کل سالانہ رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے) بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بینک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس: مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ الحمد و الصلوٰۃ اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust

UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب

02132575228+02132575229

موبائل: 0322-2394550

اشتہارات، رسید بکس، پمفلٹ، کلر/ملٹی کلر سمیت تمام رسائل کے دیدہ زیب ٹائٹل بنوانے اور اعلیٰ پرنٹنگ کے لیے رابطہ کریں: ملک صادق شہزاد 0300-3970930